نقش آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت بل وقت کی ضرورت، قوم اور ملک کی تقدیر، اسلامیان ملک کے دلوں کی دھڑکن اور حکومتِ وقت کے گلے کا ہار بن چکا ہے۔ مارشل لاء کے دور میں نفاذ شریعت کا مژدہ ہی مژدہ سنایا جاتا رہا۔ علماءِ حق کے مساعی سے آئینی طور پر جو پیش رفت ہوئی عملاً اس کی بھی گت بنائی جاتی رہی، جمہوریت آئی، نئے وعدے اور دعوے ہمراہ لائی مگر اسلامائیزیشن کے اعلانات و بیانات کے باوجود اندرون خانہ شریعت بل کو ڈائنامیٹ کر دینے کے عزائم کھل کر سامنے آتے رہے، ۹ سال کے عرصہ میں بعض جزوی آئینی تحفظات سے قطع نظر عملاً حکومتی کردار، دین کے مسلمات سے تلاعب، تمسخر اور اسلامی آئین کو مشقِ تحریف بنانے کے سوا کچھ نہیں رہا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اب حکومت نے بھی علماءِ حق کے شریعت بل کے علاوہ اپنا حکومتی شریعت بل بھی پیش کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس سے مسلمانوں کی مزید دل شکنی، نظریۂ پاکستان سے انحراف، باہمی تفریق و انتشار، ملکی سالمیت کے نقصان اور سوائے ضیاع وقت و سرمایہ کے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے نفاذ شریعت کے اعلانات اور منصوبوں سے محض دفع الوقتی مقصود ہے، حکومتی شریعت بل اسلام کو ماڈرن بنانے اور اس کا حلیہ بگاڑنے کا ایک نیا مشغلہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ اسلامیان پاکستان کو وہ اسلام درکار ہے جو محمد عربی، خلفائے راشدین اور ائمہ امت کی وساطت سے پہنچا ہے، عیسائی و یہودی مستشرقین اور ان کی روحانی اولاد کی وساطت سے پہنچنے والا اسلام ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ ایسے حالات کے پیش نظر، قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے شریعت محاذ کے ارکان، ہم خیال ممبران پارلیمنٹ، علماء کرام مشائخ عظام اور تمام مکاتب فکر کے مذہبی، سیاسی اور قومی رہنماؤں کا ۲۹ جون کو راولپنڈی میں ایک نمائندہ کنونشن بلایا، جس کے نتیجے میں متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل ہوئی۔ سردست محاذ نے ۴ جولائی کو پورے ملک میں یوم شریعت منانے اور ۷ جولائی کو اسلام آباد میں اسمبلی ھال کے سامنے شریعت بل کی فوری منظوری و نفاذ کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ابتدائی مرحلہ ہے، یہ موقعہ بھی حکومت اور ارباب اقتدار کو اپنا محاسبہ کرنے اور نفاذ شریعت کے بارے میں اپنا رویہ و پالیسی بدلنے کی ایک مہلت ہے، اس قدر مختصر ترین وقت میں جسقدر زور و شور اور جذبہ و ایثار سے پورے ملکی سطح پر احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی فیصلے بدلنے والے ہیں۔ اب تک حکمران پوچھتے رہے کہ اسلام چاہتے ہو یا کوئی دوسرا نظام مگر اب حالات کا دھارا بدل چکا ہے، فیصلہ عوام اپنے ہاتھ میں لے چکے ہیں اب مزید اسلام کی مالا جپنے کی بجائے، شریعت بل کو منظور و نافذ کرنا ہوگا، یا پھر اپنے پیشروؤں کی طرح ایک داستان عبرت، ایک بدترین انجام اور ذلت و رسوائی کی موت مرنا ہوگا۔

"ادارہ"